بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۹ رجمادی الثانی ۱۳۸۹ھ ۔ ۳ تبوک ۱۳۴۸ہش ۔ ۳ ستمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۰۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ ضروری ہے کہ اسلام میں داخل ہونے والا تدبیر اور دعا دونوں سے کام لے

تدبیر بھی کرے اور مشکلات کیلئے دعا بھی کرے ان دونوں کے بغیر کام نہیں چلتا

”قرآنِ شریف کی پہلی ہی سورۂ فاتحہ میں ان دونوں باتوں (تدبیر اور دعا) کو مدِّ نظر رکھ کر فرمایا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے اور مقدّم اس کو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایتِ اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے۔ مگر اس کے ساتھ ہی دعا کے پہلو کو نہ چھوڑ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدِّ نظر رکھے۔ مومن جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تو معاً اس کے دل میں گزرتا ہے کہ مَیں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں، جب تک اس کا فضل اور کرم نہ ہو۔ اس لئے وہ معاً کہتا ہے اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ یہ ایک نازک مسئلہ ہے جس کو بجز اسلام کے اَور کسی مذہب نے نہیں سمجھا۔ اسلام ہی نے اس کو سمجھا ہے۔ عیسائی مذہب کا تو ایسا حال ہے کہ اس نے ایک عاجز انسان کے خون پر بھروسہ کر لیا اور انسان کو خدا بنا رکھا ہے۔ ان میں دعا کے لئے وہ جوش اور اضطراب ہی کب پیدا ہو سکتا ہے جو دعا کے لئے ضروری اجزاء ہیں وہ تو انشاء اللہ کہنا بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ لیکن مومن کی رُوح ایک لحظہ کے لئے بھی گوارا نہیں کرتی کہ وہ کوئی بات کرے اور انشاء اللہ ساتھ نہ کہے۔ پس اسلام کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ اس میں داخل ہونے والا اس اصل کو مضبوط پکڑ لے۔ تدبیر بھی کرے اور مشکلات کے لئے دعا بھی کرے اور کراوے۔ اگر ان دونوں پلڑوں میں سے کوئی ایک ہلکا ہے تو کام نہیں چلتا۔ اس لئے ہر ایک مومن کے واسطے ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے۔“

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلد ششم صفحہ ۲۶۸، صفحہ ۲۶۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ر تبوک۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کوئی تازہ اطلاع کراچی سے موصول نہیں ہوئی۔ گزشتہ اطلاع کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

مکرم وکیل الدیوان صاحب تحریکِ جدید تحریر فرماتے ہیں کہ ۹ ستمبر کو واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو لے کر جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا فیصلہ کیا جائے گا ایسے واقفِ زندگی طلباء جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے وہ فوری طور پر اپنے نتیجہ امتحان اور مکمل پتے سے اطلاع دیں۔

تعلیم قرآن مجید کے انتظام کا جائزہ

جماعتوں کے دورے کا اعلان

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری کے مطابق خاکسار ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ماہِ تبوک یعنی ستمبر ۱۹۶۹ء میں مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ کرے گا انشاء اللہ۔ اس دورہ کا مقصد یہ ہے کہ تا جائزہ لیا جائے کہ جماعتوں میں قرآنِ مجید کے ناظرہ و باترجمہ پڑھانے کا کیا انتظام ہے اور اسے کس طرح مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے نیز احباب کو وقفِ عارضی کی مزید تحریک کی جائے تا جماعتوں کا تربیتی پہلو اَور نمایاں ہو۔ مورخہ ۵، ۶ر تبوک (ستمبر) کو راولپنڈی واہ کینٹ اور اسلام آباد کی جماعتوں کا دورہ ہو گا وباللہ التوفیق۔ اس کے بعد جن جماعتوں کا دورہ اس مہینے میں ہو گا ان کے نام یہ ہیں (۱) لاہور (۲) سیالکوٹ (۳) وزیر آباد (۴) جہلم ان چاروں جماعتوں کے امراء صاحبان کو ۱۵ ستمبر تک ان کے ہاں دورہ کی معیّنہ تاریخوں کی اطلاع مل جائیگی۔ انشاء اللہ۔

خاکسار ابو العطاء (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

درخواستِ دعا

(رقم فرمودہ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

جیسا کہ پہلے لکھ چکی ہوں میرے داماد کرنل مرزا بشیر احمد صاحب پہلے ہی لندن جا چکے ہیں۔ اب ۴ ستمبر کو میری بیٹی آصفہ مسعودہ بھی جا رہی ہیں سب بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح خیریت سے رکھے سفر میں بھی ہر طرح خیریت رہے اور بچے بھی یہاں خدا کے فضل سے خیریت سے رہیں۔ مَیں نے بچوں کے پاس رہنا ہے۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں رہتی خدا صحت دے مجھے بھی۔ بخیر ان کی واپسی ہو۔

مبارکہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

علم اور اس کے حصول کی ترغیب

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "نَضَّرَ اللّٰہُ اِمْرَءً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ"

(ترمذی کتاب العلم باب الحث علی تبلیغ السماع ص ۹۰/۲)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ اور خوش حال رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سُنی اور آگے اسی طرح اسے پہنچایا جس طرح اس نے سُنا تھا کیونکہ بہت سے ایسے لوگ جن کو بات پہنچائی گئی ہے سُننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے اور سمجھ سے کام لینے والے ہوتے ہیں۔

(۲)

عَنْ مُعَاوِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ"

(بخاری کتاب العلم باب من یرد اللہ خیرًا یفقھہ فی الدین ص ۱۶/۱)

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالےٰ بھلائی اور اسے ترقی دینا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔

(۳)

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَبْتَغِیْ فِیْہِ عِلْمًا سَھَّلَ اللّٰہُ لَہٗ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ الْمَلَآئِکَۃَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَھَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا صَنَعَ، وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ حَتَّی الْحِیْتَانُ فِی الْمَآءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَآئِرِ الْکَوَاکِبِ، وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ اَخَذَہٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ"

(ترمذی کتاب العلم باب فی فضل الفقہ ص ۹۳/۲)

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ جو شخص علم کی تلاش میں نکلے۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنّت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور فرشتے طالب علم کے کام پر خوش ہو کر اپنے پر اس کے آگے بچھاتے ہیں اور عالم کے لئے زمین و آسمان میں رہنے والے بخشش مانگتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اس کے حق میں دعا کرتی ہیں۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چاند کی دوسرے ستاروں پر اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء روپیہ پیسہ ورثہ میں نہیں چھوڑ جاتے بلکہ ان کا ورثہ علم و عرفان ہے۔ جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ بہت بڑا نصیبہ اور خیر کثیر حاصل کرتا ہے ؎

(۴)

عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ: یَآ اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَیْئًا فَلْیَقُلْ بِہٖ، وَمَنْ لَّمْ یَعْلَمْ فَلْیَقُلْ: اَللّٰہُ اَعْلَمُ، فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ یَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِمَا لَا یَعْلَمُ: اَللّٰہُ اَعْلَمُ: قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِنَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "قُلْ مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ، وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ"۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۂ صٓ

باب قولہ وما انا من المتکلفین ص ۷۱۰/۲)

حضرت مسروقؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس ہم گئے اور انہوں نے کہا اے لوگو! اگر کسی کو کوئی علم کی بات معلوم ہو تو بتا دینی چاہیئے۔ اور جسے علم کی کوئی بات معلوم نہ ہو تو سوال ہونے پر وہ جواب دے۔ اللہ اعلم یعنی اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے کیونکہ یہ بھی علم کی بات ہے کہ انسان جس بات کو نہیں جانتا اس کے متعلق کہے کہ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کو فرماتا ہے اے رسولؐ! تُو کہہ۔ مَیں تم سے اس کا کوئی بدلہ نہیں مانگتا۔ اور نہ ہی میں تکلّف سے کام لینے والوں میں سے ہوں ؎

مسجدِ اقصےٰ

جاگ! اے عشقِ نبیؐ کے شعلۂ خوابیدہ! جاگ!
سینۂ ایماں میں بھڑکی مسجدِ اقصےٰ کی آگ!
آگ! اور پھر اُس مقامِ سرزمینِ پاک پر
عرش کی آنکھیں بھی جُھک جاتی ہیں جس کی خاک پر!
خاک ـــ جو اَب بھی امیں ہے بحرِ صد امواج کی
یعنی شاہِ دوسرا کے نقطۂ معراج کی
اپنے دامن میں لئے صدیوں کا انداز و گداز
سنگ و آہن میں سمیٹے سجدہ ہائے سرفراز
اب بھی قائم ہے نشاطِ خُلد برساتی ہوئی
کوثر و تسنیم کی موجوں کو شرماتی ہوئی
دیکھتی ہے ہر نظر اِس قصرِ محبُوبی کو آج
ڈھونڈتا ہوں اِک صلاح الدین ایوّبی کو آج
"آگ ہے اولادِ ابراہیم ہے۔ نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے"

عبدالسلام اختر ایم۔اے

ہمیں اپنے ہر مسئلہ کے حل کے لئے قرآن کریم کی طرف ہی رجوع کرنا چاہیئے

دنیا اور دین کی حسنات کے لئے جن چیزوں کی بھی ضرورت ہے وہ سب اس میں پائی جاتی ہیں۔

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے طلباء سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطاب

ربوہ ۹ ماہ ظہور ۱۳۴۸ ہش بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں تشریف فرما ہو کر فضل عمر تعلیم القرآن میں شریک ہونے والے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے انہیں قیمتی نصائح سے نوازا۔ حضور کے ان ارشادات کا ملخص ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (خاکسار سلطان احمد پیرکوٹی)

فرمایا:

بعض کتب دنیا میں ایسی ہیں

کہ ان کا نہ تو یہ دعوےٰ ہے اور نہ کوئی انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہر چیز ان سے مل جاتی ہے۔ آپ طالب علم ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ دسویں جماعت میں مختلف علوم پڑھاتے ہیں اور ہر علم کے لئے ایک سے زائد کتابیں ہیں۔ اسی طرح دوسری کسی الہامی کتاب کا بھی یہ دعوےٰ نہیں۔ ہر علم اس میں پایا جاتا ہے۔ لیکن ایک کتاب ایسی ہے کہ اس کا دعوےٰ بھی ہے اور جو اس پر ایمان لایا ہے۔ اس کا مشاہدہ بھی ہے کہ اس کے اندر سب ضروری چیزیں پائی جاتی ہیں۔ دنیا اور دنیا کی حسنات کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ سب اس میں پائی جاتی ہیں۔

ہر بنیادی چیز اس سے مل رہی ہے

یعنی جس مقصد کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالےٰ نے جو قوتیں عطا کی ہیں ان قوتوں کی نشوونما اور انہیں کمال تک پہنچانے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ قرآن کریم سے مل جاتی ہیں۔

قرآن کریم نے اس کا ذکر مختلف جگہ کیا ہے مثلاً فرمایا۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ

(بنی اسرائیل آیت ۹۰)

یعنی ہم نے تمام ضروری باتیں مختلف پیراؤں میں اس میں بیان کی ہیں۔ تا ہر آدمی اپنی استعداد کے مطابق اس سے استفادہ کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کا یہ ترجمہ کیا ہے کہ

جو ضروری تھا وہ سب اس میں آ نکلا

پس اگر ہمارا یہ ایمان ہے کہ

قرآن کریم میں ہر ضروری ہدایت پائی جاتی ہے

تو ہمیں کسی اور طرف منہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ مثلاً اقتصادیات ہیں۔ اقتصادیات کے متعلق مختلف نعرے لگائے جاتے ہیں۔ یہ سب نعرے عدم علم کی وجہ سے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ان نعروں میں نیک نیتی نہیں۔ ہر شخص نیک نیتی کے ساتھ یہ نعرے لگاتا ہے۔ لیکن یہ نعرے اس کے عدم علم کی وجہ سے ہیں۔ اب سوشلزم کا نعرہ بلند کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ اسلام کے بعد سوشلزم کی ضرورت نہیں۔ اسلام کا اقتصادیات کے بارہ میں اپنا ایک نظریہ ہے (خ... خطبات میں میں نے دو تین باتیں بیان کی ہیں۔ مثلاً ایک یہ کہ قرآن کریم کا یہ دعوےٰ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے یہی فرمایا ہے کہ اسلام کا پیش کردہ اقتصادی نظام ہر ایک نظام سے بہتر ہے۔ گویا قرآن کریم نے یہ ایک دعوےٰ کر دیا۔ دوسری بات میں نے یہ بتائی تھی کہ کسی اور نظام نے ضرورت مند کی ضرورت کی صحیح تعریف نہیں کی۔ حالانکہ یہ بنیادی چیز ہے۔ اگر آپ ضرورت کی صحیح تعریف نہیں کریں گے۔ تو آپ یا تو غلط راہیں اختیار کریں گے۔ یا اندھیروں میں بھٹکیں گے۔ قرآن کریم نے اس بارہ میں نہایت لطیف تعلیم دی ہے۔ اور وہ تعلیم رب العالمین کے الفاظ میں آجاتی ہے کہ ربوبیت کے لئے جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ ہم نے پیدا کی ہوئی ہے۔ اور جو حق ہم نے قائم کیا ہے وہی درحقیقت حق ہے۔ جو کتاب ضرورت کی تعیین نہیں کرتی۔ وہ حق کے قائم کرنے کو اہمیت نہیں دیتی۔

ہمارے قریب

لائل پور میں ایک انڈسٹریل ٹاؤن ہے

اس میں کپڑے کی ایک مل ہے جس کا نام نشاط ٹیکسٹائل مل ہے۔ مثال کے طور پر ہم دو مزدوروں کو لے لیتے ہیں۔ جو وہاں کام کرتے ہیں۔ ایک کا نام ہم زید رکھ لیتے ہیں۔ اور ایک کا نام بکر رکھتے ہیں۔ زید کو اس عمر میں (یعنی اس کی جو عمر آج ہے) اللہ تعالےٰ نے ایک بیٹا عطا کیا ہے۔ اور اس کا کوئی اور رشتہ دار نہیں۔ یا مثلاً اور رشتہ دار ہے تو وہ خود کمانے والا ہے۔ اور اس کا بوجھ اس کے کندھوں پر نہیں گویا وہ تین (خود۔ بیوی اور بچہ) افراد کھانے والے ہیں۔ بکر کو اللہ تعالےٰ نے ۹ بچے عطا کئے ہیں۔ گویا اس کے گیارہ افراد (خود بیوی اور ۹ بچے) کھانے والے ہیں۔ اب دیکھو دونوں مزدور ایک ہی کارخانہ میں کام کر رہے ہیں۔ ایک کو اپنے گھرانہ کا پیٹ بھرنے کے لئے تین افراد کے پیٹ بھرنے کی ضرورت ہے اور دوسرے کو اپنے گھرانہ کا پیٹ بھرنے کے لئے گیارہ افراد کے پیٹ بھرنے کی ضرورت ہے۔ اب چونکہ قرآن کریم کے علاوہ دوسری کتب نے ضرورت کی تعریف نہیں کی۔ اس لئے وہ اندھیرے

میں بھٹکتے پھریں گے۔ مثلاً ایک اندھیرا تو تنخواہ کا ہے۔ کارخانہ والے بڑی چھال ماریں گے تو ایک مزدور کو ۱۱۵ روپے یا زیادہ سے زیادہ ۱۴۰ روپے دے دیں گے۔ اب ۱۱۵ روپے میں تین افراد کا گزارہ شائد ہو جائے۔ لیکن گیارہ افراد کا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم تنخواہ کے اصول پر قائم رہتے ہوئے تین اور گیارہ افراد پر مشتمل دو کنبوں کا پیٹ پالنے کی کوشش کریں تو بے اطمینانی پیدا ہوگی زید کہے گا بکر کو زیادہ تنخواہ کیوں دی جاتی ہے۔ جبکہ ہم دونوں برابر کام کر رہے ہیں۔ اور یہ اندھیرا اس لئے ہے کہ صفاتِ الٰہیہ کو سمجھا نہیں گیا اور یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ صرف رحیمیت کے جلوہ سے ہی حقوق ادا ہو جاتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم نے سورۂ فاتحہ میں دعوےٰ کیا ہے۔ کہ صرف رحیمیت کے جلوے سے حقوق ادا نہیں ہوتے بلکہ حقوق کی ادائیگی کے لئے

رحمانیت کے جلوہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے

ان اندھیروں میں بھٹکنے کے نتیجہ میں سکون اور حسین معاشرہ قائم نہیں ہو سکتا۔ سکون قلب اور حسین معاشرہ صرف قرآن کریم کے اصول پر عمل کرنے سے ہی قائم ہو سکتا ہے۔

اس سال بجٹ سے پہلے تحریکِ جدید اور صدر انجمن احمدیہ نے مجھے لکھنا شروع کیا کہ تنخواہوں یا گزاروں (تنخواہ نہیں کہنا چاہیئے گزارہ کہنا چاہیئے اللہ تعالےٰ نے ہمیں بڑے اخلاص سے کام کرنے والے دیئے ہیں۔) میں دس فیصدی اضافہ کر دیا جائے۔ کیونکہ مہنگائی بہت زیادہ ہے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے یہ مضمون جو میں خطبات میں بیان کر رہا ہوں مجھے سمجھا دیا تھا۔ اس لئے میں نے کہا کہ میں تنخواہ یا گزاروں میں دس فیصدی اضافہ نہیں کروں گا۔ میں نے ان کا یہ مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا۔ اس کی بجائے میں نے حکم دیا کہ کارکنوں کو آدھ سیر فی کس کے حساب سے ساڑھے چار من سالانہ فی فرد کے حساب سے ضرورت کی گندم میں سے

۲۵ فیصدی گندم عطیہ کے طور پر دی جائے

اب ساڑھے چار من سالانہ کے حساب سے دس افراد پر مشتمل کنبہ کو ۴۵ من گندم کی ضرورت ہوگی اور تین افراد پر مشتمل کنبہ کو ساڑھے تیرہ من گندم لینی ہوگی۔ میری تجویز کردہ رعایت کے مطابق تحریکِ جدید یا صدر انجمن احمدیہ کے اس کارکن کو جس کے گھر کے تین افراد تھے تین من کچھ سیر گندم مفت ملی۔ اور دس افراد کے کنبہ والے کو سوا گیارہ من گندم مفت ملی۔ اور کسی کو احساس بھی نہ ہوا۔ کہ فلاں کو مجھ سے زیادہ گندم کیوں دے رہے ہیں۔ ویسے ہم گندم خریدنے کے لئے یہ رعایت بھی دیتے ہیں کہ کارکنوں کو رقم قرض کے طور پر دے دیتے ہیں اور وہ اکٹھی گندم خرید لیتے ہیں۔ بعد میں یہ رقم دس بارہ اقساط میں واپس ہو جاتی ہے۔ اور یہ

ایک بڑی سہولت ہے

مَیں یہ نہیں کہتا کہ ہم نے کارکنوں کے سارے حقوق ادا کر دیئے ہیں لیکن جس قدر عمل کی توفیق ملے اس قدر عمل کر دینا چاہیئے اور ہمیشہ یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے کہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل ہو۔ ہماری جماعت چھوٹی اور غریب ہے لیکن بڑی قربانی کرنے والی ہے اس لئے کوئی شخص اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اسے کیا تنخواہ مل رہی ہے۔ اگر تنخواہ ہی مقرر کرنی ہو تو نوّے یا سو روپے ماہوار کا سوال ہی نہیں رہتا۔ پس جتنی توفیق ہمیں ہے اتنا ہم دے دیتے ہیں۔ اگر یہ لوگ قربانی نہ کریں تو جو اشاعتِ قرآن کا کام ہو رہا ہے وہ نہ ہو لیکن جتنا کچھ ہم کر رہے ہیں اتنا کچھ دنیا کے کسی حصہ میں بھی نہیں ہو رہا۔ بعض جگہوں پر یہ تو ہو سکتا ہے کہ یہ کر دیا جائے کہ پینے کے لئے شراب زیادہ دے دی جائے۔ لیکن تعلیم قرآن کے مطابق عمل کسی جگہ نہیں ہو رہا

اس وقت مَیں

یہ بات بچوں کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں

کہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ

جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

تو ہمیں اپنے ہر مسئلہ کے حل کے لئے قرآن کریم کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ اِدھر اُدھر نہیں دیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ قرآن کریم ہی سے ہمیں سب کچھ مل جاتا ہے۔ قرآن کریم اقتصادیات کی کتاب نہیں لیکن یہ انسانی حقوق کو قائم کرنے والی کتاب ہے۔ اس لئے اس میں اقتصادیات کے اصول بھی پائے جاتے ہیں۔ سیاست کے اصول بھی پائے جاتے ہیں۔ زراعت کے اصول بھی پائے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ توفیق دے دیتا ہے وہ انہیں سمجھ لیتے ہیں۔ ضرورتوں کے ساتھ ساتھ علوم کھلتے جاتے ہیں۔ پس قرآن کریم سے اس رنگ میں پیار کرنا چاہیئے کہ اس کے بعد کسی چیز کی ضرورت محسوس نہ ہو۔

انسانِ کامل

"چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی اور انشراحِ صدری و عصمت و حیاء و صدق و صفا و توکل و وفا و عشقِ الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ اور اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ تھے۔ اس لئے خدائے جل شانہ نے ان کو عطرِ کمالاتِ خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ و دل جو تمام اوّلین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اوّلین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔"

(سرمہ چشم آریہ)

درخواستیں مطلوب ہیں

(۱) فضل عمر ہسپتال میں ایک کوالیفائڈ سٹاف نرس جس کو آپریشن تھیٹر میں کام کا تجربہ بھی ہو کی فوری ضرورت ہے۔ جس کا گریڈ گورنمنٹ کے گریڈ کے مطابق ۴۰۰/۱۵/۲۲۰ ہوگا۔ مرکزی ادارہ میں خدمت کا بہترین موقعہ ہے۔ خواہشمند حسبِ ذیل پتہ پر اپنی درخواستیں بھجوائیں

(۲) خاکروبہ کی ایک آسامی عنقریب خالی ہو رہی ہے جس کا گریڈ ۸۵/۱/۷۵/۱/۶۵ ہوگا۔ رہائش ہسپتال کے اندر مفت ہوگی۔ درخواستیں درج ذیل پتہ پر بھجوائی جائیں۔

چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

مسجدِ اقصیٰ

یہودیوں نے مسلمانوں کے قبلۂ اول مسجد اقصٰے کو شہید کر دیا ہے وہ یہاں ہیکل سلیمانی تعمیر کرنے کا ناپاک ارادہ رکھتے ہیں۔ ۲۱ اگست کی صبح کو مسجد سے اچانک شعلے بلند ہوئے اور آگ آناً فاناً پھیل گئی ایک اطلاع کے مطابق مسجد کا جنوب مشرقی حصہ شہید ہو چکا ہے۔ چھت کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے اور کئی نادر تبرکات بھی ضائع ہو گئے ہیں۔ اس سانحے کے خلاف دنیائے اسلام میں رنج والم اور غیظ وغضب کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ کے دوران اسرائیل کی بمباری سے مسجد اقصٰے کے قبہ صخرا اور صدر دروازے کو شدید نقصان پہنچا تھا۔

دنیائے اسلام خانۂ کعبہ اور مسجد نبوی کے بعد مسجد اقصٰے کو سب سے مقدس اور متبرک سمجھتی ہے مسجد اقصٰے کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ ہادیٔ برحق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہیں سے معراج ہوئی تھی۔ یہ مسجد بیت المقدس میں ہے۔ شہر کا ایک وسیع علاقہ حرم شریف کہلاتا ہے۔ مسجد اقصٰے، مسجد عمر اور دوسری مقدس عمارات اسی علاقے میں ہیں۔ حرم شریف کے جنوب کی دیوار کو یہودی دیوار گریہ کہتے ہیں مسجد اقصٰے کی عمارت ۸۶ گز لمبی اور ۶۰ گز چوڑی ہے۔ ۷۵ھ (۶۹۳ء) میں عبدالملک بن مروان نے اس کی ازسرنو تعمیر کروائی۔ ایک روایت یہ ہے کہ بارہ برس بعد عبدالملک کے بیٹے الولید بن عبدالملک نے اس کی تعمیر کا پروگرام بنایا۔ ممکن ہے کہ تعمیر باپ نے شروع کرائی اور تکمیل بیٹے نے کی ہو۔ بہر طور یہ طے ہے کہ اس مسجد کی تعمیر پر مصر کی سات سالہ مال گزاری صرف ہوئی۔ مسجد اقصٰے کا بڑا حال سات حصوں پر مشتمل ہے۔ اس کی چھت کو سہارا دینے کے لئے مرمر اور سنگ سرخ کے ستونوں کی قطار شمالاً جنوباً چلی گئی ہے۔ درمیانی حصہ بھی ستونوں پر بنایا گیا ہے۔ اس کی چھت دوسری چھتوں سے اونچی ہے۔ شمال کی جانب گنبد ہے جو ساٹھ فٹ بلند ہے۔ مسجد میں کل ۱۱۴ ستون ہیں۔ چھت اندر کی طرف سے چوبی ہے۔ اس پر قرآنی آیات کندہ ہیں اور نہایت خوبصورت کام کیا گیا ہے۔ یہ کام سلطان صلاح الدین ایوبی نے ۱۱۸۷ء میں کرایا تھا۔ مسجد کی دوبارہ مرمت ۱۳۲۷ء اور پھر ۱۹۲۷ء میں ہوئی۔ مسجد کے جنوب مشرقی حصہ میں مسجد عمر ہے۔ یہ ۳۲ گز لمبی اور ۹ گز چوڑی ہے۔ اس کے اور مسجد اقصٰے کے درمیان ایک محرابی راستہ ہے۔ بنو امیہ کے بعد بنو عباس۔ بنو فاطمی۔ سلطان صلاح الدین۔ مملوک اور ترک بادشاہ مسجد اقصٰے کی تجدید کرتے رہے۔ بنو عباس کے زمانہ میں زلزلے سے مسجد کو خاصا نقصان پہنچا تھا۔ صلیبی جنگوں کے دوران ۱۰۹۹ء میں جب عیسائی بیت المقدس پر قابض ہوئے تو الاقصٰی کے کچھ حصوں کو رہائش گاہ میں بدل دیا گیا۔ ۱۱۸۷ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس پر دوبارہ قبضہ کیا۔ تو مسجد واگزار ہوئی۔ اور اس کی تجدید عمل میں آئی۔

اس مقدس عمارت پر آفات کی یورش رہی۔ موسم کی نیرنگیاں، زلزلے، جنگیں۔ غرض ہر طاقت کا بھی بس چلا۔ اس نے اس حسین وجمیل عمارت کو متاثر کیا۔ ۱۹۵۲ء میں مسجد کی مرمت کا منصوبہ بنا جو مصری انجینئروں نے مرتب کیا۔ پوری دنیائے اسلام نے مصارف برداشت کرنے کی حامی بھری۔ طے پایا کہ گنبد کا بیرونی حصہ اطالیہ میں تیار ہوگا۔ باقی کام مسلم ممالک کے انجینئر اور کاریگر کریں گے مرمت کا کام دسمبر ۱۹۵۸ء میں شروع ہوا اس وقت مسجد کے گنبد کو ۲۸ ستونوں نے سہارا دے رکھا تھا۔ ان میں تین ستون کہنہ اور بوسیدہ تھے۔ انہیں بدلنا پڑا۔ مسجد کے بعض دروازے سلیمان اعظم نے سولہویں صدی میں نصب کئے تھے۔ ان کی جگہ عربی طرز کے نئے دروازے بنائے گئے۔ مرمت کا کام ابھی تکمیل کو نہ پہنچا تھا کہ عرب اسرائیل جنگ چھڑ گئی اور بیت المقدس پر یہودیوں کا قبضہ ہو گیا۔ اور اب یہ مسجد یہودیوں کی چیرہ دستیوں کا ہدف ہے۔

واقفِ زندگی طلباء کا جامعہ احمدیہ میں داخلہ

مندرجہ ذیل واقفین زندگی مورخہ ۹ تبوک ۱۳۴۸ ہش مطابق ۹ ستمبر ۱۹۶۹ء صبح ۷½ بجے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں تا کہ ان کا انٹرویو لے کر جامعہ احمدیہ میں داخل کرنے کا فیصلہ کیا جا سکے۔ (بستر اور چارپائی وغیرہ ساتھ لائیں) ان میں سے جن کی تعلیم میٹرک سے کم ہو انہیں آنے کی ضرورت نہیں۔ صرف دفتر ہذا کو اطلاع دے دیں علاوہ ازیں ایسے نوجوان جو واقف زندگی ہیں۔ یا زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کی تعلیم میٹرک یا اس سے زیادہ ہے۔ اگر ان کے نام اس فہرست میں شامل نہیں۔ تو وہ بھی فوری طور پر وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

نمبر شمار	نام	ولدیت معہ پتہ
۱	عزیز اللہ صاحب	صوفی کریم بخش صاحب گولبازار ربوہ
۲	محمود احمد صاحب سرور	میاں محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ
۳	صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب	صاحبزادہ سید محمد طیب لطیف صاحب دارالصدر غربی ربوہ
۴	لئیق احمد صاحب بسرا	چوہدری امیر احمد صاحب بسرا کوارٹر صدر انجمن احمدیہ "
۵	سید نسیم احمد صاحب	سید بید احمد صاحب " "
۶	ناصر احمد صاحب اعوان	بدر عالم صاحب اعوان دارالرحمت شرقی ربوہ
۷	نصیر احمد صاحب	بشیر احمد صاحب آف چک ۳۷ سرگودھا حال دارالرحمت شرقی ربوہ
۸	نسیم احمد صاحب	محمد سلیم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ
۹	سید خلیل احمد صاحب پرویز	سید نذیر احمد صاحب کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ
۱۰	شمیم پرویز صاحب	۱۴/۷ فضل سٹریٹ جھنگ صدر
۱۱	عبدالرؤف صاحب	چوہدری بشیر احمد صاحب مرحوم چک ۱۱۵ جنوبی ضلع سرگودھا
۱۲	مستجاب احمد صاحب	" فضل احمد صاحب چک ۱۰۱ " "
۱۳	محمد ذوق صاحب	" غلام قادر صاحب چک ۴۷ شمالی "
۱۴	اللہ بخش صاحب	احمد بخش صاحب سکنہ ادرحمہ تحصیل بھلوال "
۱۵	لطیف احمد صاحب	چوہدری خیر الدین صاحب چک 8/M.B تحصیل خوشاب "
۱۶	مبشر احمد صاحب طاہر	محمد لطیف صاحب دوکاندار بمقام جوڑا دیوان ضلع شیخوپورہ
۱۷	عبدالرشید صاحب	عبداللطیف صاحب راجپوت صراف شاہ کوٹ "
۱۸	شبیر احمد صاحب ورک	چوہدری احسان اللہ صاحب ورک بیداد پور ورکاں ضلع "
۱۹	منظور احمد صاحب	صوبیدار میجر غلام نبی صاحب چوہان رحمان پورہ لاہور
۲۰	خالد محمود صاحب	ملک عبدالقدیر صاحب گلی نمبر ۳ گنج مغلپورہ لاہور
۲۱	محمد اسحاق صاحب	معرفت منور احمد صاحب جاوید "
۲۲	اورنگ زیب صاحب	ڈاکٹر میجر حاجی ظہور الحسن صاحب پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵
۲۳	محمد ارشاد اللہ صاحب	بمقام مونکے ضلع گوجرانوالہ
۲۴	عبدالرشید یحیٰی صاحب	میاں سراج الدین احمد صاحب مراد وال ضلع گجرات
۲۵	منور احمد صاحب کھوکھر	فضل داد صاحب کھوکھر۔ کھوکھر غربی "
۲۶	محمد اکرم صاحب طاہر	ملک محمد اسلم صاحب چک گلاں تحصیل وضلع سیالکوٹ
۲۷	انعام الرحمٰن صاحب تنویر	خواجہ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم "
۲۸	محمد سلیم صاحب اعجاز	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ڈگری گھمو تحصیل پسرور "
۲۹	مشتاق احمد صاحب	نور احمد صاحب بمقام مردان ضلع پشاور
۳۰	محمد شفیع صاحب	مختار احمد صاحب چک ۲۲ بی ڈی ضلع ساہیوال
۳۱	مقصود احمد صاحب	محمد حسین صاحب چک 90/12-L تحصیل " "
۳۲	فواد الحق صاحب	ماسٹر نور الحق صاحب چارسدہ ضلع پشاور
۳۳	ایاز محمود (سکندر صاحب زبیری)	احتجاج علی صاحب زبیری معرفت دارالفضل میڈیکل ہال کیمبلپور
۳۴	مقصود احمد صاحب	محمد صادق صاحب چک 89/6-R سب تحصیل ضلع بہاولپور
۳۵	مرزا منور احمد صاحب	ممتاز احمد صاحب ہاشمی محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر
۳۶	سمیع اللہ صاحب	مستری عطاء اللہ صاحب سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری ضلع تھرپارکر
۳۷	مغفور احمد صاحب	چوہدری علی احمد صاحب بفرست آٹومان سٹور نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر
۳۸	نصر اللہ خان صاحب ظفر	اللہ بخش صاحب دوکاندار لیسنگا آباد نزد گول چکر میرپور خاص
۳۹	نثار احمد صاحب طارق	خدا بخش صاحب مرحوم بشیر آباد سٹیٹ ضلع حیدر آباد
۴۰	محمد صالح صاحب	منشی محمد صادق صاحب مبارک آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد
۴۱	چوہدری انس احمد صاحب خادم	چوہدری محمد حسین صاحب چاہ مہتری رتہ موضع فرید پور تحصیل کبیر والا ملتان
۴۲	محمد افضل صاحب	بہاول بخش صاحب چک 5/E-B تحصیل وہاڑی ضلع ملتان
۴۳	رفیق احمد صاحب	قریشی نذیر احمد صاحب بمقام چکار ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر
۴۴	منظور احمد صاحب	چوہدری اللہ دتا صاحب بمقام آرام باڑی تحصیل کوٹلی ضلع میرپور "
۴۵	محمد امین صاحب	" محمد شفیع صاحب چک 70/M.L ضلع میانوالی
۴۶	افتخار احمد صاحب	ملک بہاول شیر صاحب کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ

۴۴

حضرت مسیح علیہ السلام کا سفر کنعان سے ہندوستان تک

قرنِ اوّل کا بدھا

ایک نئے حوالہ کی تلاش

(از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی معرکۃ الآراء کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں فرماتے ہیں:۔

"بلادِ شام کے یہودیوں نے حضرت مسیح کو قبول نہ کیا اور ان کو اپنے زعم میں صلیب دے دیا جس سے خدا تعالیٰ کی باریک حکمتِ عملی نے حضرت مسیح کو بچا لیا تب وہ اس ملک کے یہودیوں کے ساتھ حق تبلیغ اور ہمدردی ختم کر چکے۔۔۔ وہ اس لائق نہ رہے کہ سچائی کو قبول کریں اس وقت حضرت مسیح نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر کہ یہودیوں کے دس گمشدہ فرقے ہندوستان کی طرف آ گئے ہیں۔ ان ملکوں کی طرف قصد کیا۔ اور چونکہ ایک گروہ یہودیوں کا بدھ مذہب میں داخل ہو چکا تھا اس لئے ضرور تھا کہ وہ نبی صادق بدھ مذہب کے لوگوں کی طرف توجہ کرتا، سو اُس وقت بدھ مذہب کے عالموں کو جو مسیحا بدھ کے منتظر تھے یہ موقع ملا کہ انہوں نے حضرت مسیح کے خطابات اور ان کی بعض اخلاقی تعلیمیں۔۔۔ (بدھ سے مشابہ) دیکھ کر ان کو بدھ قرار دے دیا۔" (صفحہ ۷۳۔۷۴)

آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

"جب ہم دوسرے قرائن کو اپنے نظر کے سامنے رکھ کر اس طرزِ تعلیم اور اخلاقی تعلیم کو دیکھتے ہیں تو معاً ہمارے دل میں گزرتا ہے کہ یہ سب باتیں حضرت مسیح کی تعلیم کی نقل ہیں جبکہ وہ اس ملک ہندوستان میں تشریف لائے اور جا بجا انہوں نے وعظ بھی کئے تو ان دنوں میں بدھ مذہب والوں نے ان سے ملاقات کرکے اور ان کو صاحبِ برکات پاکر اپنی کتابوں میں یہ باتیں درج کر لیں بلکہ ان کو بُدھ قرار دے دیا۔" (ص۷۶)

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اس تحقیق کی تائید میں بہت سے شواہد مل چکے ہیں۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ اصل حوالے "مسیح ہندوستان میں" کتاب کے آخر میں شائع کر دیئے جاتے۔ یہ کام بڑی حد تک ہو چکا ہے۔ تحریکِ جدید نے اس کتاب کا دیدہ زیب انگریزی ترجمہ شائع کیا ہے اس کے آخر میں اصل حوالوں پر مشتمل ایک Appendix لگا دیا گیا ہے۔ اس کو اب مکمل کرنے کی ضرورت ہے۔ مثلاً یہی بات لے لیجئے کہ اہلِ ہند نے حضرت مسیحؑ کو کب اور کہاں بدھ قرار دیا؟ حضور کے پیش کردہ نظریہ کی تائید میں ایک نیا حوالہ ملا ہے۔ جنوبی ہند کے برہمنوں کی ایک تصنیف "کیرالول پتی" ہے جو اہلِ ہنود کی قدیم روایات کا مجموعہ ہے اس میں مرقوم ہے کہ ایک بدیشی شخص توما نام ساحلِ مالابار میں تبلیغ کے لئے آیا وہ ویدوں کا سخت دشمن تھا۔ اس نے بھارت ورش کے چیدہ چیدہ اشخاص کو اپنے دام میں پھنسا کر اپنے مذہب میں شامل کر لیا حتیٰ کہ بادشاہ بانا پیرومال بھی اس کا پیرو ہو گیا۔ اس کا آقا ایک بدھ تھا۔ اس نے لوگوں کو اپنے بدھا کا پیروکار بنایا۔

اس کتاب کا حوالہ A Mingana نے اپنی کتاب

Early spread of christianity in India

میں دیا ہے (ملاحظہ ہو ص۷۷۔۷۸)

پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے نے بھی اپنی کتاب "مقدس توما رسول ہند" میں یہ حوالہ دیا ہے (ص۳۵) لیکن بُرا ہو عادتِ تحریف کا کہ اصل حوالہ میں سے "اپنے بدھا" کے الفاظ حذف کر دیئے اور صرف اتنا لکھ دیا کہ لوگ توما رسول کے پیروکار بن گئے اگر وہ پورا حوالہ درج کر دیتے تو اس سے یہ ثابت تھا کہ قرنِ اوّل میں جہاں توما رسول ہند میں موجود تھے وہاں ان کا آقا بھی تھا جو کہ لوگوں میں بُدھا کے خطاب سے مشہور تھا۔ ہندوستان کے لاٹ پادری صاحب نے اسی میں نجات سمجھی کہ حضرت مسیحؑ کا ذکر ہی حذف کر دیا جائے۔ نہ ہو گا بانس نہ بجے گی بانسری۔ میں نے ایک دفعہ پادری برکت اللہ صاحب کو خط لکھا کہ اپنی مذکورہ کتاب میں فلاں حوالہ آپ نے نہیں دیا حوالہ لکھ بھیجیں۔ لیٹر پیڈ پر کہیں "احمدی" کا لفظ لکھا تھا پادری صاحب بھانپ گئے۔ جواب دیا کتاب کے آخر میں حوالہ موجود ہے۔ میں نے لکھا کہ یہ حوالہ کتاب کے آخر میں کہیں موجود نہیں اگر موجود ہے تو کتاب کا نام بتائیے۔ جواب ملا۔ آپ پادری اکبر مسیح کی کتاب ضربۃ عیسوی کا مطالعہ کریں اس میں مرزا صاحب کی کتاب کا دندان شکن جواب موجود ہے جو حوالہ میں نے مانگا تھا وہ پھر گول کر گئے۔ پادری صاحب نے اپنی کتاب کے دوسرے حصہ میں لکھا ہے کہ حال ہی میں کشمیر سے ابتدائی عیسائیوں کے آثار نکلے ہیں۔ میں صرف اس حوالہ کے مانگنے کا گنہگار تھا آثار حال ہی میں نکلے ہیں اور مشورہ دے رہے ہیں ضربۃ عیسوی پڑھنے کا جو کہ کم و بیش ۶۵ سال پہلے کی تصنیف ہے۔ اسی سے آپ ہندوستان کے عظیم پادری صاحب کے حوصلہ اور کشادہ دلی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ بہرحال یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ میں عرض یہ کر رہا تھا کہ ہندوستان کے قدیم لٹریچر میں حضرت مسیحؑ کو بدھ قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں بعض حوالے بھی مل رہے ہیں۔

حال ہی میں امریکہ کے ایک قبطی عیسائی عالم عزیز عطیہ نے اپنی ضخیم کتاب شائع کی ہے کتاب کا پورا نام اور حوالہ درجِ ذیل ہے:۔

A History of Eastern christianity
by:- Aziz S. Atiya Distinguished
Professor of History, University of
Utah 1968

اس کتاب کے ص۲۶۳ میں بھی موصوف ہندو لٹریچر کے مذکورہ حوالہ کا ذکر کرتے ہیں۔

"ڈٹر منٹ اور منگانا دو عالموں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ مقدس توما کے مالابار آنے کا ذکر صرف نصاریٔ مالابار کی روایت پر مبنی نہیں بلکہ ہندوؤں کی قدیم روایات بھی اس امر پر شاہد ہیں کہ مقدس توما ساحل مالابار میں تبلیغ کے لئے آئے تھے۔ ہندوؤں کی روایات میں ہے کہ ایک غیر ملکی شخص توما نامی یہاں آیا ویدوں کی تعلیمات کے وہ سخت خلاف تھا۔ وہ اپنے بُدھا کی طرف دعوت دیتا تھا جس کے نتیجہ میں بہت سی چیدہ چیدہ شخصیتیں اس بدھا کے مذہب سے وابستہ ہو گئیں۔"

یہ حوالہ بہت واضح ہے۔ اس سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ توما رسول اور اس کا آقا دونوں ہندوستان میں تھے۔ اس کا آقا ہندوستان میں بطور ایک بُدھ کے مشہور تھا۔ توما کی تبلیغ سے بہت سے لوگ اس نئے بدھ کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔

اس حوالہ پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ کتاب "کیرالول پتی" براہِ راست دیکھنی چاہیئے۔ امکان ہے کہ مزید تفصیل بھی مل جائے گی۔ ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان اگر اس طرف توجہ فرمائیں تو سلسلہ کے لٹریچر میں ایک قیمتی حوالہ کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ مالابار کے احمدیہ مشن کے احباب بھی اس تحقیقِ جدید میں حصہ لے کر کسرِ صلیب کے اس کام میں ممد ہو سکتے ہیں۔ فجزاھم اللہ۔

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے اس کے لئے پندرہ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابلِ برداشت ہو صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ ایمان لائیں خواہ وہ یہودی ہوں یا نصرانی یا صابی یا کسی اور قوم سے تعلق رکھتے ہوں اگر وہ اللہ تعالےٰ پر حقیقت میں ایمان لائے ہوئے ہیں اور وہ سچے دل سے یوم آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں تو اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے انہیں نہ تو مستقبل کا خوف ہوگا اور نہ ہی ماضی کے اعمال پر افسوس ہوگا۔ جیسے کہ سورۃ البقرۃ میں فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالنَّصٰرٰی
وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ
وَلَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

یقیناً وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ پر ایمان لائے۔ (خاص طور پر ہم اس جگہ نام لیتے ہیں) یہودیوں نصرانیوں اور صابیوں کا (خواہ یہ ہوں یا کوئی اور قوم ہو) جو لوگ بھی اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لائیں اور مناسب حال عمل کریں۔ انہیں ان کے رب کی طرف سے اجر ملے گا۔ اور نہ ہیں آئندہ کا کوئی خوف ہوگا۔ اور نہ گزشتہ باتوں پر کوئی غم ہوگا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے مراد وہ لوگ لئے گئے ہیں جو زبان سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ وہ محمدؐ پر ایمان لائے ہیں۔ اور ان سے مراد منافقین بھی لئے گئے ہیں بوجہ اُن کے کفار کے ساتھ مِل جُل کر رہنے کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کے معانی یہ بھی کئے ہیں کہ اِنَّ الذین اٰمنوا میں تمام دُنیا کی وہ اقوام شامل ہیں جو اپنے مونہہ سے ایمان کا اقرار کرتی ہیں خواہ وہ ہندو ہیں خواہ زرتشتی خواہ کنفیوشس کے ماننے والے ہر حال ہر قوم اٰمَنُوْا کے لفظ میں آجاتی ہے۔ والذین ھادوا۔ ھَادَ۔ یَھُوْدُ اصل میں یہ عبرانی لفظ تھا۔ عربوں نے اس کی ماضی بھی بنالی۔ اس کے معنے ہوتے ہیں کہ کسی نے توبہ کی اور نئے دین کو اختیار کیا۔ ھَادَ کے معنے یہ بھی ہیں کہ اُس نے یہودی مذہب اختیار کیا۔ مندرجہ بالا توبہ کرنے کے معانی عربی کے ھَادَ کے ہیں۔ بعض مفسرین کا یہ خیال ہے کہ در اصل ان کو یہود اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے کی طرف منسوب ہوتے تھے جن کا نام یھودا تھا۔ نصرانی۔ ہم ہر اس شخص کو کہیں گے جو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا متبع ہے۔ ان کو نصرانی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی مدد کی یا ناصرۃ میں رہنے کی وجہ سے ان کو نصرانی کہا گیا ہے بعض مفسرین نے من انصاری الی اللہ۔ کی طرف اشارہ کرکے کہا ہے کہ اس کی وجہ سے ان کو نصرانی کہا گیا ہے (نصاری عربی لفظ نصران کی جمع ہے) الصابئین کے گروہ کے متعلق معانی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب کوئی مائل ہو تو اس وقت صبا کا لفظ بولتے ہیں۔ اور ان کو الصابئین اس وجہ سے کہا ہے کہ وہ تمام دینوں کو چھوڑ کر اپنے دین کی طرف مائل ہوگئے یا حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف مائل ہوگئے

شریعت کے اصولوں کے مطابق اگر کوئی ان کفار میں سے خالص ایمان لاتا ہے اور اسلام میں داخل ہو جاتا ہے تو اس وقت وہ کامیاب ہوگا وجہ اس کی یہ بتائی جاتی ہے کہ کفار سزا سے ڈرتے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے اپنی عمر ضائع کی ہوئی ہوتی ہے اور ثواب کے مواقع کو ضائع کیا ہوا ہوتا ہے انہیں بھی اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا سلوک ہوگا اس لئے اللہ تعالےٰ نے مندرجہ بالا صفات والے گروہ کے متعلق فرمادیا۔

وَلَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ

گویا ان آیات میں انسان کو امن حاصل کرنے کا گُر بتادیا کہ جو چیز اُسے دائمی امن بخش سکتی ہے وہ اللہ تعالےٰ پر ایمان (ب) یوم آخرت پر ایمان (ج) اور اعمال صالحہ بجالانا ہے۔ اور اگر وہ اللہ اور یوم آخر پر سچا ایمان لائیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے تو وہ کبھی تباہ نہ ہوں گے۔

مندرجہ بالا بیان میں دو چیزیں تشریح کے قابل ہیں اور ان کی تشریح کرنے کے نتیجہ میں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے۔ اور پیدا ہونا چاہیئے کہ پھر انبیاء پر ایمان لانے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ پر ایمان، یوم آخر پر ایمان، اور اعمال صالحہ ہی نجات کیلئے کافی ہیں۔ تو پھر ہمیں انبیاء پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔ لہذا ان کی تشریح بیان کی جاتی ہے

اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانے کی حقیقت:۔ الایمان کی تعریف کیا ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ پر ایمان لائے تو اس کا مطلب کیا ہوتا ہے اس کے لئے ہمیں قرآن مجید کی طرف رجوع کرنا چاہیئے کیونکہ اس کی آیات کی تشریح اسی کی آیات کے ساتھ کرنا یعنی تفسیر القرآن احسن طریق تفسیر ہے۔ اللہ تعالےٰ سورۃ الشعراء میں فرماتا ہے۔

وَمَآ اَھْلَکْنَا مِنْ قَرْیَۃٍ اِلَّا لَھَا مُنْذِرُوْنَ ۝ (آیت نمبر ۲۰۹)

اور ہم نے کسی بستی کو بغیر اس کے کہ اس کی طرف نبی بھیجے ہوں ہلاک نہیں کیا۔ پھر سورۃ طٰہٰ میں ہے:

وَلَوْ اَنَّآ اَھْلَکْنٰھُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِہٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِکَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰی ۝ (۱۳۵)

اور اگر ہم ان کو ان کے رسول کے آنے سے پہلے کسی عذاب کے ذریعہ سے ہلاک کر دیتے تو وہ کہتے کہ اے ہمارے رب تُونے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا۔ (اگر تو ایسا کرتا) تو ہم تیرے نشانوں کے پیچھے چل پڑتے قبل اس سے کہ ہم ذلیل اور رسوا ہوتے۔

اُن آیات کی روشنی میں یہ امر ہم پر ظاہر ہوجاتا ہے کہ صرف یہ اقرار نجات کے لئے ضروری نہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتے ہیں بلکہ ہلاکت سے بچنے کے لئے انبیاء پر بھی ایمان لانا ضروری ہے اور یہ ایمان اللہ تعالےٰ کے ایمان میں شامل ہے۔ کیونکہ اللہ پر ایمان تب ہی مکمل ہوگا جب کہ ہم اس کے رسولوں پر ایمان لائیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ نبی اس کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں اور کسی چیز کا وجود اس وقت ہی ثابت ہوتا ہے جب اس کی صفات ظاہر ہوں لہذا جب کوئی شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتا ہوں۔ تو ضروری ہے کہ وہ اس کی صفات پر بھی ایمان لائے اور جب وہ اللہ تعالےٰ کی صفات پر ایمان لائے گا تو اس کا لازمی نتیجہ انبیاء پر ایمان ہوگا۔ خدا تعالےٰ کی ایک صفت کلام کرنا ہے۔ اگر ہم انبیاء پر ایمان نہیں لاتے تو ہمیں کیونکر سمجھ میں آسکتا ہے کہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انبیاء اس کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں اور ہم خدا تعالےٰ پر حقیقی رنگ میں ایمان ہی نہیں لاسکتے جب تک ہم اس کے انبیاء پر ایمان نہ لائیں۔ مندرجہ آیات میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا گیا کہ کسی قوم کو ہلاکت سے بچانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ وہ انبیاء پر ایمان لائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"صرف توحید کافی نہیں بلکہ اس کے نبیؐ پر ایمان لانا نجات کے لئے ضروری ہے۔ بجز اس صورت کے کہ کوئی اس نبیؐ سے بے خبر رہا ہو"۔

یوم آخرت پر ایمان:۔

آخرت پر ایمان لانے کا لازمی نتیجہ انبیاء پر ایمان لانا ہے قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَھُمْ عَلٰی صَلَاتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ (انعام ۹۳)

اور جو آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ اس کتاب یعنی قرآن پر بھی ایمان لاتے ہیں وہ اپنی نمازوں کا ہمیشہ خیال رکھتے ہیں:

اب آخرت کے ایمان کی بھی قرآن مجید کی اس آیت نے تشریح کر دی کہ آخرت پر ایمان لانے کے نتیجہ میں انسان راہ راست پر آجاتا ہے اور اسلام قبول کرلیتا ہے اور نمازیں پڑھتا ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی سچے دل سے یوم آخرت پر ایمان لائے اور پھر اسے ہدایت نصیب نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ پر اور الیوم آخرت پر ایمان لانے کے نتیجے میں اللہ تعالےٰ خود حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ سورۃ التغابن میں ہے۔

وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَھْدِ قَلْبَہٗ۔ جو اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اس کے دل کو کامیابی کے طریقوں کی طرف پھیر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی تشریح اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرمائی ہے کہ اصل میں بات یہ ہے کہ ایمان اس وقت تک معتبر نہیں ہو سکتا جب تک خدا کے رسول پر ایمان نہ لاویں اور جب تک اس ایمان کو کامل نہ کریں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ پر ایمان کے مفہوم میں یہ داخل ہے کہ ہم قرآن پر ایمان لائیں۔ اس کے انبیاء پر ایمان لائیں اور اللہ تعالےٰ کی صفات کو ظاہر کرنے والے وجودوں کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت پائیں۔

اسلام کی صداقت کا عظیم الشان نشان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں کفار کے ہاتھوں میں تکالیف اٹھاتے رہے اور آخر ہجرت کرکے مدینہ تشریف لے گئے۔ جب آپ مدینہ تشریف لے گئے تو ہجرت کے ابتدائی

(باقی صلا پر)

تاریخ احمدیت

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے خود نوشت حالاتِ زندگی کا ایک ورق

لکھنؤ شہر میں آمد

لکھنؤ میں آپ کس حالت میں پہنچے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعلیم اور رہائش کے لئے کس طرح غیبی سامان فرمائے یہ نہایت درجہ ایمان پرور اور روح افزا حالات ہیں، فرماتے ہیں :-

"کچی سڑک اور گرمی کا موسم گرد و غبار نے مجھے خاک آلودہ کر دیا تھا کہ میں لکھنؤ پہنچا جہاں وہ گاڑی ٹھہری وہاں اترتے ہی میں نے حکیم صاحب کا پتہ پوچھا خدائی عجائبات ہیں کہ جہاں گاڑی ٹھہری تھی اس کے سامنے ہی حکیم صاحب کا مکان تھا۔ یہاں ایک پنجابی مثل یاد کرنے کے قابل ہے۔ "لل کرے او تیاں رب کرے سو تیاں"۔ میں امی وحشیانہ حالت میں مکان میں بے دھڑک گھسا۔ ایک بڑا ہال نظر آیا۔ ایک فرشتہ خصلت وجیہ باحسین سفید ریش نہایت سفید کپڑے پہنے ہوئے ایک گدیلے پر چار زانو بیٹھا ہوا پیچھے اس کے ایک نہایت نفیس تکیہ اور دونوں طرف چھوٹے چھوٹے تکیے سامنے پاندان اگالدان خاصدان قلمدان کاغذ دھرے ہوئے ہال کے کنارے پر جیسا کوئی التحیات میں بیٹھتا ہے بڑے خوشنما چہرے قرینے سے بیٹھے ہوئے نظر آئے نہایت براق چاندنی کا فرش اس ہال میں تھا وہ کیفیت دیکھ کر میں حیران سا رہ گیا کیونکہ پنجاب میں کبھی ایسا نظارہ دیکھنے کا اتفاق نہ ہوا تھا۔ بہرحال اس کے مشرقی دروازے سے اپنا بستہ اسی دروازہ ہی میں رکھ کر حضرت حکیم صاحب کی طرف جانے کا قصد کیا گرد آلودہ پاؤں جب اس چاندنی پر پڑے تو اس نقش و نگار سے میں خود ہی محجوب ہو گیا۔ حکیم صاحب تک بے تکلف جا پہنچا اور وہاں اپنی عادت کے مطابق زور سے السلام علیکم کہا جو لکھنؤ میں ایک نرالی آواز تھی۔ یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ حکیم صاحب نے وعلیکم السلام زور سے یا دبی آواز سے کہا ہو مگر میرے ہاتھ بڑھانے سے انہوں نے ضرور ہاتھ بڑھایا اور خاکسار کے خاک آلودہ ہاتھوں سے اپنے ہاتھ آلودہ کئے اور میں دوزانو بیٹھ گیا۔ یہ میرا دوزانو بیٹھنا بھی اس چاندنی کے لئے جس عجیب نظارہ کا موجب ہوا وہ یہ ہے کہ ایک شخص نے جو وہاں کہیں لکھنؤ سے تھا اس وقت مجھے مخاطب کر کے کہا کہ آپ کس مہذب ملک سے تشریف لائے ہیں۔ میں تو اپنے قصور کا پہلے ہی قائل ہو چکا تھا مگر خدا تعالیٰ نے جرأت دی (انگیز کہ جزے ما دراں باشد ہیں) نے نیم نگاہی کے ساتھ اپنی جوانی کی ترنگ میں اس کو یہ جواب دیا کہ یہ بے تکلفیاں اور السلام علیکم کی بے تکلف آواز وادیٔ غیر ذی زرع کے امی اور بکریوں کے چرواہے کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ ابی وامی اس میرے کہنے کی آواز نے بجلی کا کام دیا اور حکیم صاحب پر وجد طاری ہوا اور وجد کی حالت میں اس امیر کو کہا کہ آپ کو بادشاہ کی مجلس میں رہے پنا کبھی ایسی زک آپ نے اٹھائی ہے اور تھوڑے وقفہ کے بعد مجھ سے کہا کہ آپ کا کیا کام ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں پڑھنے کے لئے آیا ہوں اس پر آپ نے فرمایا کہ میں اب بہت بوڑھا ہو گیا ہوں اور پڑھانے سے مجھے ایک انقباض ہے میں خود تو نہیں پڑھا سکتا۔ میں نے قسم کھالی ہے کہ اب نہیں پڑھاؤں گا۔ میری طبیعت ان دنوں بڑا جوشیلی تھی اور شاید سحر کا بقیہ بھی ہو اور حق تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہی کے کام ہوتے ہیں منشی محمد قاسم صاحب کی فارسی تعلیم نے یہ تحریک کی کہ میں نے جوش بھری اور درد مند آواز سے کہا کہ شیرازی حکیم نے بہت ہی غلط کہا دل نجانیدن دل جہل است و کفارۂ یمین سہل

اس پر ان کو دوبارہ وجد ہوا اور چشم پرآب ہو گئے۔ تھوڑے وقفہ کے بعد فرمایا مولوی نور کریم حکیم ہیں اور بہت لائق ہیں آپ کو ان کے سپرد کر دوں گا اور وہ اچھی طرح پڑھا دیں گے جس پر میں نے عرض کیا کہ ملک خدا تنگ نیست پائے مرا لنگ نیست۔ تب آپ پر تیسری دفعہ وجد کی حالت طاری ہوئی اور فرمایا ہم نے قسم توڑ دی اس کے بعد حکیم صاحب تو گھر کو تشریف لے گئے اور وہ لوگ جو مختلف اغراض اور بیماریوں کے لئے آئے تھے اپنی اپنی جگہ چلے گئے میں نے بھی تنہائی کو غنیمت سمجھ کر اپنا بوریا بدھنا سنبھالا اور اس مکان سے باہر نکلا۔ میرے بھائی صاحب کے دوست علی بخش خان مرحوم مطبع ... کے مالک تھے میں ان کے مکان پر پہنچا وہاں میں نے بڑا آرام پایا۔ غسل کیا کپڑے بدلے

آخر علی بخش خان نے مجھے ایک مکان دیا اور وہاں کھانے کا انتظام مجھے خود کرنا پڑا جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں حرفہ کے لئے میرے دماغ میں کوئی بناوٹ نہیں۔ اپنی روٹی پکانے کے لئے ایک منطق سے کام لینے لگا۔ چولھے میں آگ جلائی تو رکھا اور روٹی گول بنانے کی یہ ترکیب سوجھی کہ آٹے کو بہت پتلا گھول لیا اور ایک برتن کے ذریعہ اس گرم توے پر بلا تکلف اور خشکے کے خوبصورت دائرہ کی طرح آٹا ڈال دیا جب اس کا نصف حصہ پک گیا تو پلٹنے کے لئے روٹی کو اٹھانے کی فضول کوششیں کیں ان کوششوں میں روٹی اوپر تک پک چکی تھی۔ خیالی فلسفہ نے توے کو اتار کر آگ کے سامنے دکھوایا جب عمدہ طور پر اوپر کا حصہ پختہ نظر آیا تو چاقو سے اتارنے کی ٹھہری مگر چاقو کے ذریعہ اتارنے سے بھی اس نے انکار کیا اور مجھے عملی توفیق ملی اس مکان سے باہر نکل کر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر بدل دعا کرنے لگا کہ کریم مولیٰ ایک نادان کے کام سپرد کرنا اپنے بنائے ہوئے قانون کو توڑنا ہے یہ کس لائق ہے جس کے سپرد روٹی پکانا کیا گیا۔ اس روٹی کے انتظام اور دعا کے بعد حکیم صاحب کے حضور پر تکلف لباس میں جا پہنچا۔ جاتے ہی اپنی دعا کی قبولیت کا یہ اثر دیکھا کہ حکیم صاحب نے فرمایا کہ آپ اس وقت آئے اور بے اجازت چلے گئے یہ مشکل مردوں کا کام ہے؟ آئندہ تم روٹی ہمارے ساتھ کھایا کرو اور یہیں رہو یا جہاں ٹھہرے ہو وہاں رہو مگر روٹی یہاں کھایا کرو میں نے کچھ تھوڑی معذرت کی پھر آپ نے فرمایا کیا پڑھنا چاہتے ہو میں نے عرض کیا طب پڑھنا چاہتا ہوں مجھے اس وقت یہ بھی اطلاع نہ تھی کہ دنیا میں بڑا طبیب کون ہے۔ حکیم صاحب نے فرمایا۔ طب کہاں تک پڑھنا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کیا۔ افلاطون کے برابر مجھ کو یہ بھی خبر نہ تھی کہ افلاطون کوئی حکیم ہے یا طبیب۔ آپ نے ہنس کر فرمایا کچھ تو ضرور ہی پڑھ لو گے اگر کسی چھوٹے کا نام لیتے تو میرے دل کو بہت صدمہ پہنچتا۔ کیونکہ ہر ایک انسان اپنی غایت مطلوب تک نہیں پہنچتا۔ حکیم الہ دین لاہوری مرحوم اور حکیم محمد بخش لاہوری مرحوم سے کسی قدر موجز تو میں پڑھ ہی چکا تھا اور علمی مباحثات کے لئے میری پہلی تعلیم کافی سے بھی زیادہ تھی۔ میں نے عرض کیا قانونچہ شروع کرا دو اس پر حکیم صاحب نے تبسم کیا پھر میں نے جلد جواب دیا کہ میں تو خدا تعالیٰ کی کتاب بھی سمجھ سکتا ہوں بو علی سینا یا اس کا قانون اس سے بڑے ہیں؟ حکیم صاحب نے نفیسی کی طرف اور اس کے علمی حصہ کے لئے مجھے مجبور کیا۔ میں نے کتاب شروع کر دی۔ ایک ہی سبق تمام دن میرے لئے ہرگز قابل برداشت نہ تھا۔ میں نے بہت کوشش کی کہ کہیں کوئی اور سبق پڑھوں مگر وہاں بیت کا خدا تعالیٰ بھلا کرے اس نے کوئی جگہ پسند نہ کرنے دی۔ پھر بھی مولوی فضل اللہ نام فرنگی محلی سے میری سفارش ہوئی اور انہوں نے ملا حسن یا حمد اللہ پڑھانے کا وعدہ کیا اور شروع کرا دیا میں نے چند ہی سبق پڑھے ہوں گے کہ تنہائی میں اپنی گذشتہ عمر کا مطالعہ شروع کیا اور حسابات تک پہنچ گیا کہ اگر تو اسی طرح پڑھے گا تو ان علوم سے متمتع ہونے کے دن تجھ کو کب ملیں گے۔ اور میرے دل نے فیصلہ کیا کہ اگر چھ سات سبق ہر روز نہ ہوں تو پڑھنا گویا عمر کو ضائع کرنا ہے غرض اس فیصلہ کے بعد حکیم صاحب کے حضور صرف اسلئے گیا کہ آج میں ان سے رخصت ہو کر رام پور جاؤں گا لیکن قدرت خداوندی کے کیا تماشے ہیں کہ میرا اس

اودھیڑ بُن کے وقت حکیم صاحب کے نام نواب کلب علی خان نواب رام پور کا تار آیا تھا کہ آپ ملازمت اختیار کر لیں۔ علی بخش نام ان کے ایک چہیتے خدمتگار علیل ہیں ان کا آ کر علاج کریں۔ دوپہر کے بعد ظہر کی نماز پڑھ کر میں وہاں حاضر ہوا۔ اپنے منشاء کا اظہار کر کے عرض کیا۔ کہ اب میں رامپور جانا چاہتا ہوں۔ حکیم صاحب نے فرمایا تم یہ بتاؤ مجھ جیسے آدمی کی ملازمت اچھی ہے یا آزادی سے علاج کرنا۔ چار سو کے قریب یہاں شہر میں آمد ہوتی ہے۔ کیا اس آمدنی کو چھوڑ کر ملازمت اختیار کریں؟ تمہارے خیال میں یہ بھلی بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نوکری آپ کے لئے بہت ضروری ہے۔ کیونکہ موجودہ حالت میں اگر آپ کے حضور کوئی شخص اپنے پہلو یا سرین کو کھجلانے لگے تو آپ کو یہی خیال ہوگا کہ یہ کچھ دینے لگا ہے۔ اس پر وہ قہقہہ مار کر ہنسے اور اللہ تعالےٰ نے ان کے دل میں یہ ڈال دیا کہ یہ بھی اس شخص کے تصرفات کی کوئی بات ہے۔ غرض ہماری ولایت کا وہاں سکہ بیٹھ گیا۔ پھر وہ تار نکالا اور کہا کیا یہ آپ کے لاہور جانے کی ترکیب نہیں؟ اچھا ہم منظور کرتے ہیں اور آپ ساتھ چلیں۔ غرض معاً رامپور آنے کی تیاری ہو گئی۔"

سائنس بلاک جامعہ نصرت، بہنوں کو خوشخبری

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

بہنوں کی خوشخبری کے لئے اطلاع ہے کہ سائنس بلاک جامعہ نصرت کی تعمیر کا کام چند روز میں شروع ہونے والا ہے۔ انشاء اللہ اور امید کی جاتی ہے کہ اگر تعمیر کے مراحل جلد جلد طے ہو گئے تو اسی سال ایف ایس سی فرسٹ ایر شروع کر دیں گے لیکن ہماری بہنوں نے ابھی تک اس سلسلہ میں صرف سولہ ہزار روپے جمع کئے ہیں حالانکہ ان کے ذمہ ۵۰۰۰۰ جمع کرنے تھے۔ اب چونکہ تعمیر کا کام شروع ہونے والا ہے لہٰذا روپے کی بہت جلد ضرورت ہوگی تمام لجنات اس سلسلہ میں چستی کا مظاہرہ کریں اور صاحب استطاعت خواتین سے چندہ وصول کر کے بھجوائیں انشاء اللہ ۳۰۰ روپے دینے والی بہن کا نام کندہ کروایا جائے گا۔

ابھی تک سائنس بلاک کے چندہ کے لئے بحیثیت لجنہ کے کوئی منظم کوشش نہیں کی گئی زیادہ چندہ انفرادی طور پر وصول ہوا ہے۔

جامعہ نصرت کی پرانی طالبات سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی جو استطاعت رکھتی ہوں تین سو روپے چندہ دے کر اپنے نام بطور یادگار کندہ کروائیں لہٰذا اس چندہ کی تحریک خواتین اور طالبات میں بھی کریں۔

مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا اٹھہترواں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۴۸ ہش (مطابق دسمبر ۱۹۶۹ء) بروز جمعہ۔ ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(ناظر اصلاح و ارشاد)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گیارھویں جماعت میں نیا داخلہ لاہور بورڈ سے میٹرک پاس کرنے والوں کے لئے ۳۰ اگست بروز ہفتہ سے اور سرگودھا بورڈ سے میٹرک کرنے والوں کا داخلہ سرگودھا بورڈ کی طرف سے میٹرک کے نتیجہ کا اعلان ہونے کے دس دن بعد شروع ہو جائے گا جو علی الترتیب دس دس دن تک جاری رہے گا۔ اس کے بعد حسب قواعد لیٹ فیس کے ساتھ ہوگا۔ انٹرویو روزانہ ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوا کرے گا۔ اور انٹرویو کے وقت طالب علم کے ساتھ گارڈین کا آنا ضروری ہوگا۔ تمام امیدوار کالج کے فارم داخلہ پر اپنی درخواستیں مع دو عدد فوٹو اور ضروری اسناد پرنسپل کے نام پہلے ہی بھجوا دیں۔ داخلہ حسب قواعد ہوگا۔ قواعد داخلہ، فارم داخلہ اور پراسپیکٹس خط لکھ کر دفتر کالج سے طلب کریں۔ فارم درخواست داخلہ ہر طرح سے مکمل ہونا ضروری ہے۔

لاہور، ملتان۔ حیدر آباد اور کراچی وغیرہ سیکنڈری بورڈوں سے میٹرک پاس کرنے والے طلباء کے لئے یہاں آنے سے قبل سرگودھا بورڈ میں مائگریشن کروانے کا سرٹیفکیٹ ساتھ لانا ہوگا۔

مستحق طلباء کو فیس وغیرہ کی مراعات دی جائیں گی ۷۰ فی صد یا زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء کو پوری فیس کی رعایت دی جائے گی۔ طلباء کے لئے فضل عمر ہوسٹل میں رہائش رکھنے کا عمدہ اور سستا ترین انتظام ہے۔

ہمارے اس کالج کا سب سے اہم مقصد تعلیم الاسلام اور اسلام کی اخلاقی اور روحانی تعلیم سے طلباء کو آشنا کرنا ہے۔ اسلئے احباب کرام اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے ربوہ کے دینی ماحول میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھجوائیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

راولپنڈی میں

اخبار الفضل کی ایجنسی کھل گئی ہے۔ اخبار الفضل کا تازہ پرچہ نسیم احمد صاحب کی معرفت محمد اسمٰعیل بادی میکرز کشمیر روڈ راولپنڈی صدر سے حاصل کر سکتے ہیں

(مینیجر الفضل)

جانوروں کی وبائی امراض کیلئے
کیور یٹو سسٹم کی ادویات نہایت زود اثر اور کامیاب ہیں
گل گھوٹو (خناق) کا علاج فی کورس ۴ روپے — گل گھوٹو کی روک تھام کے لئے فی خوراک ۲ روپے
منہ کھر کا علاج فی کورس ۲ — تفصیلات کے لئے مفصل رسالہ مفت حاصل کریں
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

سوکھے اور کمزور
بچوں کو ۲/۱ ماہ میں ہرا بھرا کرنے کی مجرب دوا "شفا بے بی ٹانک" ۲/۵۰ ایک کورس سے فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس

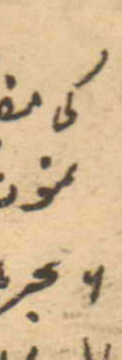

بواسیر خونی و بادی
کی مفید و مجرب دوا "نیو پائلز کیور" نمونہ کی خوراک مفت قیمت ۵/- روپے تجربات کی فہرست کا دو آنہ کے ٹکٹ پر مفت
شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال بالمقابل شاہد کلاتھ ہاؤس

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے ڈاکٹر شریف احمد پرانا اڈہ چنیوٹ

تریاق اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۱۵/ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

امتحانات خدام الاحمدیہ

امسال خدام الاحمدیہ کے امتحانات کے لئے ۱۱ر تبوک ۱۳۴۸ ھش مطابق ۱۱ر ستمبر ۱۹۶۹ء کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ نئی سکیم کے مطابق ان امتحانات کو مندرجہ ذیل چھ درجات میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ مبتدی ۲۔ متقدم ۳۔ مقتصد

۴۔ سابق ۵۔ فائق ۶۔ فائز

ان امتحانات میں شمولیت کے بارہ میں مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے ہیں۔

۱۔ جو خدام پہلے مبتدی کا امتحان پاس کر چکے ہیں۔ وہ اب متقدم کا امتحان دیں گے

۲۔ جو پہلے مقتصد کا امتحان پاس کر چکے ہیں۔ وہ اگر مندرجہ ذیل نصاب پر مشتمل سپیشل امتحان پاس کر لیں تو انہیں موجودہ مقتصد کے برابر سمجھا جائیگا اور انہیں نئے متقدم کی سند دیدی جائیگی۔

ا۔ قرآن کریم کا ترجمہ سورۃ آل عمران سے سورۃ انفال تک

ب۔ قرآن کریم با ترجمہ زبانی۔ سورۃ تبت یدا ابی لہب۔ کافرون۔ نصر۔ کوثر۔ ماعون قریش۔

ج۔ کتب، برکات الدعا۔ سیرت خیر الرسل۔

۳۔ جو خدام پہلے سابق کا امتحان پاس کر چکے ہیں۔ وہ اب فائق کے امتحان میں شامل ہوں گے۔

جملہ خدام سے التماس ہے کہ ان امتحانات کی تیاری کریں اور ان میں شمولیت فرمائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قواعد انتخاب نمائندگانِ شوریٰ

سالانہ اجتماع کے موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ ۱۷-۱۸-۱۹ ار اخاء (اکتوبر) کو مجلس خدام الاحمدیہ کی شوریٰ منعقد ہوگی۔ مجالس مندرجہ ذیل قواعد کی روشنی میں شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں۔

۱۔ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خدام کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا۔

۲۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کا رکن ہوگا۔ لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوگا۔ جس کا کہ مجلس کو حق ہوگا۔ اگر قائد مجلس خود شوریٰ کے اجلاس میں شامل نہ ہو رہا ہو تو پھر متبادل نمائندہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔ قائد اپنی جگہ کسی کو نامزد نہیں کر سکے گا۔

۳۔ کوئی خادم جو بقایا دار ہو۔ شوریٰ کا ممبر نہیں ہو سکے گا ہر وہ خادم بقایا دار متصور ہوگا۔ جس کے ذمہ تین ماہ یا زائد کا بقایا ہوگا اور جو یاد دہانی پر بھی ادا نہیں کرتا۔ سوائے اسکے کہ اس نے محکمہ متعلقہ سے اجازت لے لی ہو (۴) نمائندگان جب اجتماع پر تشریف لائیں تو اپنے ہمراہ مقامی قائد کی تصدیقی چٹھی ضرور لائیں جس میں اسبات کی وضاحت ہو کہ نمائندہ مذکور مجلس عاملہ نے ...

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کو تقریباً عرصہ چار سال سے اعصابی اور دماغی تکلیف لاحق ہے۔ ہر ممکن علاج کیا جا چکا ہے۔ مگر شفائے کلی نہیں ہوئی۔ اچھی طرح سے چل پھر نہیں سکتا۔ قارئین کرام سے اپنی صحت کلی کے لئے مولا کریم کی درگاہ میں دعا کے لئے ملتمس ہوں۔ (مرزا محمد یوسف آف راولپنڈی حال ماڈل ٹاؤن لاہور)

۲۔ میری اہلیہ صاحبہ کو اعصابی دردوں اور ڈکاروں کی وجہ سے شدید تکلیف ہے ان کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(خاکسار سیٹھی کرم الٰہی محلہ وارڈ ورکس سیالکوٹ)

۳۔ میری چھوٹی خالہ (مسز ظہور الدین آف کمپالا مشرقی افریقہ) کی بڑی لڑکی روبینہ ۵ سال سے پولیو کے مرض میں مبتلا ہے۔ باوجود ہر قسم کے علاج معالجہ کے چلنے پھرنے سے قاصر ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ دے آمین۔ (چوہدری حبیب اللہ احمدی ابن چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی سب انسپکٹر حال متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

شکریہ احباب

میرے والد بزرگوار شیخ عبدالحق صاحب مرحوم مغفور کی وفات پر احباب جماعت کی طرف سے کثرت سے خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ بذریعہ اخبار ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو ہمارے غم میں شریک ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔ (محمد سلیم شیخ تحصیل بازار وہاڑی۔ ضلع ملتان)

امتحانات کے بعد

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ۱۷ر اگست کو منعقد ہو چکے ہیں امتحانات کے بعد قائدین مجالس کا فرض ہے کہ وہ حل شدہ پرچہ جات فوری طور پر مرکز میں بھجوا دیں تاکہ نتیجہ جلد از جلد مرتب کیا جا سکے۔

مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپکو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ۔ بیڈ کور بستر فرشی دریاں۔ کھیس تولیے۔ چادر ناز بخوک و پرچون مل سکتے ہیں

وسیم پیسٹری ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین بازار لائلپور

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں

سالانہ چندہ صرف -/۲ روپے

(مینیجر)

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (مینیجر)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودہا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۴۵ بعد دوپہر	۱-۰۰	۱-۴۵	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۲۵
روانگی از لاہور تا سرگودہا	۳-۰۰	۴-۵۰	۵-۴۵	۵-۴۰	۶-۲۰	۷-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۳۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰ بعد دوپہر	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۲۰	۵-۵۰	۷-۲۰
روانگی از سرگودہا تا گوجرانوالہ	۵-۴۵	۹-۱۵															
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودہا	۹-۲۰	۱۲-۳۰															

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمت حاصل ہیں۔

محمد علی ظفر بڑے مینیجر

حب اٹھرا۔ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ ۲ روپے مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ریڈیو ٹرانسسٹر ایمپلی فائر ٹیپ ریکارڈر کی مرمت کا اعلیٰ مرکز ریڈیو اینڈ ٹیلی ویژن رحمت بازار ربوہ نیز ہاؤس وائرنگ اور وائنڈنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

انبیاء پر ایمان لانا ضروری ہے

(بقیہ صفحہ ۷)

سالوں میں یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں بتایا گیا کہ اے یہودیو اور اے عیسائیو اور اے مدعیو ہمارا بھی دعویٰ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں اور تمہارا بھی اسی قسم کا دعویٰ ہے اب یہ دیکھتے ہیں کہ ہم میں سے سچا کون ہے اور اس کا معیار یہ ہوگا کہ جس گروہ نے تکالیف اور دکھوں سے نجات پائی وہ کامیاب قرار پائے گا۔ اور جس کی تکالیف میں زیادتی ہوئی اور اسے نجات نصیب ہوئی اس کے متعلق یہ سمجھا جائے گا کہ اس کا اللہ پر اور آخرت پر ایمان بے فائدہ ہے اسی فیصلہ کن راہ کے مطابق جب ہم حقائق کی دنیا کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی جڑیں آہستہ آہستہ مضبوط ہوتی چلی گئیں اور دوسرے گروہ آہستہ آہستہ تنزل کا شکار ہوکر پیچھے چلے گئے۔ مخالفت کی تیز و تند آندھیاں چلیں اور انہوں نے مسلمانوں کو ملیا میٹ کرنے اور صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی بھرپور کوشش کی۔ لیکن وہ ناکام و نامراد ہو گئے۔ انہیں اس دنیا میں ہی حزن و ملال سے واسطہ پڑ گیا۔ اور آئندہ زندگی کے متعلق خائف و پریشان مختلف خیالات میں مستغرق ہو گئے۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ مسلمان حقیقت میں اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں اس کے مطابق اجر بھی ملا۔ وہ کامیاب و کامران ہوئے۔ لیکن کفار جن کا یہ دعویٰ تھا کہ انہیں ان کے ایمان کے نتیجہ میں نہ خوف ہوگا نہ حزن ان کا یہ دعویٰ جھوٹا نکلا۔ وہ خوف و حزن میں مبتلا ہو گئے جس سے یہ ثابت ہوا کہ وہ اس دعوے کے لائق نہ تھے۔ اور حقیقت میں اس دعوے میں وہی مسلمان صادق تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ اور ان کا حزن اور خوف دور ہوا۔ خلاصہ یہ کہ صرف توحید کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا نجات کے لئے ضروری ہے بجز اس صورت کے کہ کوئی اس نبی سے بے خبر رہا ہو۔

(ملک رفیق احمد سعید۔ ربوہ)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گیارھویں جماعت میں نیا داخلہ تمام سیکنڈری بورڈز کے طلبہ کے لئے میٹرک پاس کرنے والے طلباء کے لئے ۲۰ ستمبر بروز ہفتہ سے شروع ہو جائے گا جو دس دن تک جاری رہے گا اس کے بعد حسب قواعد داخلہ لیٹ فیس کے ساتھ ہونا ہے گا امیدوار اس سلسلہ میں درج ذیل امور کو اچھی طرح نوٹ کریں۔

۱۔ انٹرویو روزانہ صبح دس بجے سے ۱۲ بجے تک ہوا کرے گا۔

۲۔ ہر امیدوار کو کالج کے فارم داخلہ پر اپنی درخواست معہ دو عدد فوٹو گراف اور ضروری سندات کے ۱۵ ستمبر تک بنام پرنسپل بھجوا دینی چاہئیں۔

۳۔ فارم داخلہ کالج اور ہوسٹل اور پراسپکٹس دفتر کالج سے طلب کریں۔

۴۔ فارم داخلہ کا ہر لحاظ سے مکمل ہونا ضروری ہے۔

۵۔ جو طلباء لاہور۔ ملتان حیدر آباد کراچی یا پشاور وغیرہ بورڈوں سے تعلق رکھتے ہوں انہیں فیس داخلہ کالج کے علاوہ مبلغ ۱۰/ روپے فیس برائے مائگریشن بورڈ بھی بوقت داخلہ جمع کرانی ہوگی۔ یا اپنے بورڈ سے پہلے مائگریشن سرٹیفکیٹ لائیں

۶۔ مستحق طلباء کو فیس وغیرہ کی مراعات دی جائیں گی ۷۰ فی صد یا زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء کو پوری فیس کی مراعات دی جائیں گی۔

۷۔ فضل عمر ہوسٹل میں رہنے والے طلباء کے لئے رہائش کا عمدہ اور بہترین انتظام ہے

احباب کرام اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم اخلاقی اور روحانی تعلیم سے آشنا کرانے کی غرض سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے مشہور قومی ادارہ تعلیم الاسلام کالج میں داخل کروائیں۔

(پرنسپل)

تریاقِ سلیمانی
برسات کے موسم میں
بدہضمی، ہیضہ، اسہال، متلی اور قے
کا
فوری علاج
قیمت ایک روپیہ، دو روپیہ، چھ روپے
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر
الفضل
ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں

جدید فیشن کے مطابق سونے کے
زیورات
چاندی کے خوشنما برتن
ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائداعظم لاہور فون نمبر ۵۲۶۲۳

ضروریات مرغی خانہ
بٹھانے والے انڈے
یک روزہ چوزے
پٹھیاں، مرغیاں
خوراک اجزائے خوراک وغیرہ
خلیل پولٹری فارم
ربوہ سے حاصل کریں
(مینجر)

قابلِ اعتماد سروس
سرگودہا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
(مینجر)

فوجی بھرتی کا پروگرام

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۲-۹-۶۹	بدھ	ریسٹ ہاؤس کالاباغ	میانوالی
۴-۹-۶۹	جمعرات	ڈسٹرکٹ کونسل	"
۵-۹-۶۹	جمعہ	ریسٹ ہاؤس بھکر	"
۹-۹-۶۹	منگل	سکول۔ قائم بھروانہ	جھنگ
۱۰-۹-۶۹	بدھ	ریسٹ ہاؤس جھنگ	"
۱۶-۹-۶۹	منگل	یونین کونسل بھیکل	سرگودہا
۱۷-۹-۶۹	بدھ	ایوان محمود۔ ربوہ	جھنگ
۲۰-۹-۶۹	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس پھلروان	سرگودہا
۲۳-۹-۶۹	منگل	سکول۔ حمالی	"
۲۴-۹-۶۹	بدھ	سکول۔ جامعہ بھری	جھنگ
۲۵-۹-۶۹	جمعرات	ریسٹ ہاؤس سھڑال	سرگودھا
۳۰-۹-۶۹	منگل	ریسٹ ہاؤس سلطان پور	سرگودھا

نوٹ: بھرتی صبح نو بجے ہوگی امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لائیں عمر ۱۷ سال سے ۲۲ سال تک۔ سائنس کے ساتھ میٹرک پاس لڑکوں کو نیوی میں بھرتی کیا جاتا ہے۔

(نظارت امور عامہ ربوہ)

ہمدرد نسواں (ڈھرکی گولیاں) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۲۰ روپیہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۷ ظہور تا ۲ تبوک ۱۳۴۸ ھش

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال کراچی تشریف فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی جو پچھلے دنوں گردہ کی تکلیف کی وجہ سے ناساز رہی ہے، اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔

حضور قریباً روزانہ احباب جماعت کو جو ملک کے مختلف مقامات سے تشریف لائے ملاقات کا شرف بخشتے رہے۔ اور احباب میں تشریف فرما ہو کر اپنے روح پرور مواعظ حسنہ سے انہیں سرفراز فرماتے رہے۔

مورخہ ۲۲ ظہور کو حضور نے نماز جمعہ احمدیہ ہال میں پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے انسانی تخلیق اور اس کے مقصد، انسانی شرف اور اس کے احترام اور انسانی معاشرہ میں باہمی مساوات کے سلسلے میں اسلام کی حکیمانہ تعلیم پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

مورخہ ۲۳ ظہور کو حضور نے مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کے صاحبزادے کیپٹن منیر احمد صاحب فرخ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اور خطبہ نکاح میں احباب کو تلقین فرمائی کہ انہیں ہر وقت اور ہر لمحہ دعائیں کرنے میں بسر کرنا چاہیئے۔

مورخہ ۲۴ ظہور کو حضور نے لفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک صاحب مرحوم اور ان کی اہلیہ صاحبہ مرحومہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں مقامی احباب شامل ہوئے۔

۲۔ مورخہ ۲۹ ظہور کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۂ جمعہ کی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد لوگوں کو خدا تعالیٰ کی آیات سنانا ان کو پاک کرنا قرآن پاک سکھانا اور پھر احکام الٰہی کی حکمت بتانا تھا یہی وہ مقاصد ہیں جنہیں پورا کرنے کے لئے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ قائم کی گئی ہے۔ اور جن کے ذریعہ سے دنیا میں روحانی بالیدگی اور انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے اس سلسلے میں آپ نے احباب کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریک فرمائی کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے منشاء کے مطابق تعلیم القرآن اور نماز باجماعت کا ایسے رنگ میں التزام کریں کہ سو فی صدی تمام احباب اس پر کاربند ہو جائیں۔

۳۔ مورخہ ۲۶ اگست کو تیسرے پہر پاکستان کے بہادر سپوت اور جنگ پاک و ہند کے مشہور اور نامور ہیرو میجر جنرل اختر حسین ملک صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ مرحومہ کی نعشیں پورے فوجی اعزاز و احترام کے ساتھ ربوہ کے قبرستان کے قطعہ شہداء میں سپرد خاک کر دی گئیں۔ نماز جنازہ میں کم و بیش بیس ہزار افراد نے شرکت کی۔ اس موقع پر اعلیٰ فوجی افسر، سول حکام، اور معززین بہت بڑی تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔

راولپنڈی میں فوجی رسومات ادا کرنے کے بعد ۹ بجے دونوں تابوت تدفین کے لئے ایک خاص ہیلی کاپٹر کے ذریعہ چکلالہ سے ربوہ روانہ کر دیئے گئے۔ دس بج کر ۵۵ منٹ پر ہیلی کاپٹر ربوہ پہنچا اور قصر خلافت سے ملحق میدان میں اترا جہاں پر فوج کے ایک دستے نے عقیدت کے ساتھ سلامی دی۔ دونوں تابوت پاکستان کے سبز ہلالی پرچم میں لپٹے ہوئے تھے اس موقعہ پر امیر صاحب مقامی کی سرکردگی میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد اور دیگر بہت سے احباب موجود تھے۔ تابوت فوجی اعزاز کے ساتھ تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس میں پہنچائے گئے جہاں تابوتوں کو رکھنے کے علاوہ ہمراہ آنے والے مرحوم کے عزیز و اقارب اور دیگر معززین کے قیام و طعام کا بھی انتظام تھا۔ جو اصحاب جنازہ کے ہمراہ تشریف لائے ان میں متعدد اعلیٰ فوجی حکام کے علاوہ لفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک مرحوم و مغفور کے برادر اصغر میجر جنرل عبد العلی ملک اور میجر عبد المجید ملک صاحب مرحوم کے خسر چوہدری عبد الغفور صاحب آف مردان ضلع سیالکوٹ حال اسلام آباد۔ مرحوم کی بیٹی چاروں بیٹے کیپٹن سعید اختر ملک، کیپٹن سلیم اختر ملک جمیل اختر، اور لطیف اختر اور مرحوم کی ہمشیرگان اور دیگر متعدد عزیز و رشتہ دار شامل تھے۔

پونے چار بجے سہ پہر دونوں تابوت گیسٹ ہاؤس سے اٹھائے گئے جب کہ اہل ربوہ کی کثیر تعداد کے علاوہ بیرون جات مثلاً لاہور۔ راولپنڈی، لائل پور، سرگودھا، جھنگ گوجرانوالہ، شیخوپورہ اور متعدد دیگر مقامات سے بھی ہزاروں کی تعداد میں احمدی اور غیر از جماعت اصحاب تشریف لا چکے تھے جنازہ کے جلوس کی رہنمائی ایک فوجی دستہ کر رہا تھا جس کے پیچھے مرحوم کے سوگوار بھائی، بیٹے اور دیگر اعلیٰ فوجی حکام جا رہے تھے پھر ہزاروں کی تعداد میں وہ احباب تھے جو ملک و ملت کے اس مایہ ناز فرزند اور پاک و ہند جنگ کے چھمب جوڑیاں محاذ کے ہیرو کو آخری نذر عقیدت پیش کرنے اور ان کے حق میں دعا کرنے کیلئے جوق در جوق جمع ہو رہے تھے چار بجے امیر صاحب مقامی کی زیر ہدایت محترم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد جنازہ کا یہ سوگوار جلوس قبرستان کی طرف روانہ ہو گیا۔ پانچ بجے شام قبرستان کے قطعہ شہداء میں تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے آخری اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد پھر پاکستان کی فوج نے سلامی دی اور انہیں الوداع کہا۔ اور اس طرح ملک کا یہ بہادر جرنیل پاکستان کا نامور فرزند اور پاک و ہند جنگ میں بہادری جرأت اور دلیری کے محیر العقول کارنامے بجا لانے والا یہ فوجی ہیرو جسے حکومت پاکستان نے ہلال جرأت کا تمغہ دے کر اس کی گرانقدر خدمات کا اعتراف کیا تھا ہمیشہ ہمیش کے لئے ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

۴۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن مورخہ ۲۷ ظہور کو تیسرے پہر بذریعہ ریل کار لاہور سے روانہ ہوئے وہاں سے آپ بذریعہ ہوائی جہاز فضل عمر فاؤنڈیشن کے کام کے سلسلہ میں کچھ عرصہ کے لئے ملک سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔

واپڈا ڈسپوزل نوٹیفکیشن

نمبر ڈبلیو ڈی/ ڈسپوزل آئی بی پی ۲۹۷ / ۳۷۲ تا ۳۷۴ اور ۳۷۷ (۲۳۰ ڈبلیو ۵۱۶ تا ۵۱۹ ڈبلیو)

مندرجہ ذیل اشیاء جو واپڈا کیو ریز جلبند میں ہیں اور جنہیں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کیوریز واپڈا جلبند ڈسٹرکٹ سرگودہا سے رابطہ قائم کر کے دیکھا جا سکتا ہے کے لئے دفتر ہذا سے ۵ روپے کے عوض دستیاب ہونے والے مقررہ فارموں پر جیسے ہیں جہاں ہیں کی بنیاد پر ۲۲ ستمبر ۱۹۶۹ء کو ساڑھے گیارہ بجے دن تک دفتر ہذا میں سربمہر ٹنڈر وصول کر کے اسی روز اسی وقت کھولے جائیں گے آخری تاریخ کو ٹنڈر فارموں کی فروخت پر رش سے بچنے کے لئے ٹنڈر دہندگان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ فارم ۲۰ ستمبر ۱۹۶۹ء تک خرید کریں۔

۱۶۳۲ء

جو ٹنڈر دکریپ)

ٹنڈر نمبر ۵۱۶ - ڈبلیو) زر ضمانت ۵۰۰ روپے ٹنڈر فیس ۵ روپے

(i) پک اپ۔ (رجسٹریشن نمبر ایس جی (۱۳۶۲) (۱۹۶۲) ۱ عدد

(ii) لینڈ روور (رجسٹریشن نمبر ایل ای بی ۱۸۷۴) (۱۹۶۲) ۱ عدد

ٹنڈر نمبر ۵۱۷ - ڈبلیو) زر ضمانت ۵۰۰ روپے ٹنڈر فیس ۵ روپے

(i) لینڈ روور ڈیزل رجسٹریشن نمبر ایل ای بی (۲۷۴۷) (۱۹۶۲) ۱ عدد

ٹنڈر نمبر (۵۱۸ ڈبلیو) زر ضمانت ۵۰۰ روپے ٹنڈر فیس ۵ روپے

(i) شیورلیٹ پک اپ رجسٹریشن نمبر ایس جی (۱۳۶۴) (۱۹۶۲) ایک عدد

(ii) شیورلیٹ پک اپ رجسٹریشن نمبر (۱۳۶۵) (۱۹۶۲) ایک عدد

ٹنڈر نمبر (۵۱۹ - ڈبلیو) زر ضمانت ۵۰۰ روپے ٹنڈر فیس ۵ روپے

(i) ایئر کنڈیشنرز ونڈو ٹائپ چھ عدد

ٹنڈروں میں تصحیحات اور اوور رائٹنگ سے اجتناب کیا جائے اگر ایسا کرنا پڑے تو وہاں باقاعدہ دستخط کئے جائیں۔ اگر کسی ٹنڈر میں بہت زیادہ تصحیحات اور اوور رائٹنگ پائی گئی تو ایسا ٹنڈر قابل منسوخی ہوگا۔

زر ضمانت ۵۰۰/- روپے بشکل بنک ڈرافٹ بحق ڈسپوزل ڈائریکٹوریٹ واپڈا لاہور کے ٹنڈروں کے ہمراہ آنا لازمی ہے کسی ٹنڈر کو بلا وجہ بتائے کلی یا جزوی طور پر منظور یا مسترد کرنے یا ٹنڈروں کے وصول کرنے اور/یا کھولنے کی تاریخ اور وقت میں توسیع کرنے یا ٹنڈروں کی دعوت ہی کو منسوخ کر دینے کے حقوق محفوظ ہیں۔

ڈائریکٹر جنرل

ڈسپوزل واپڈا بنک سکوائر لاہور۔

2331 (۷) سرمہر